خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 60

Track - 1

54:00

''اس دنیا میں آنے کا مقصد''

اعوذ باللہ ...

بسم اللہ ...

(سورۂ فاتحہ کی تلاوت)

محترم دوستو، عزیزان گرامی قدر، پیارے بچو، دوستو، بزرگو،السلام علیکم ! میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے سلیم قادری صاحب نے اتنا زیادہ کچھ فرمادیا ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ مزید کچھ کہنے کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔ لیکن چونکہ آپ سب حضرات ازراہ شفقت و کرم اتنی دیر سے یہاں تشریف فرما ہیں اور میں بھی کراچی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوںتو اس بات کا تقاضہ ہے کہ کچھ نہ کچھ عرض کیا جائے۔ یہ تقریب حضرت نانا تاج الدین ناگپوری کے عرس کے سلسلے میں ہے۔ عرس سے مراد بظاہر یہی ہے کہ جب کسی بزرگ کا وصال ہو یعنی اس دنیا سے وہ دوسری دنیا میں تشریف لے جائیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کا ، حضور پاک ﷺ کا دیدار نصیب ہو تو اس خوشی میں ان کی تقریب منعقد کی جائے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ لوگ ان کی ذاتی گرامی سے منسو ب جو انوار و تجلیات ہیں لوگ ان سے مستفیض ہوسکیں۔ اور ان کی زندگی میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرز فکر کا جو عمل دخل ہے ہم اس سے آشنا ہوسکیں۔ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں ایک مسافرخانہ ہے۔ مسافر خانہ اس طرح ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے سے پہلے میری ماں ، میرے باپ یہاں اسی طرح موجود تھے جس طرح میں موجود ہوں۔ اسی طرح وہ زندگی کے اعمال و اشغال پورے کرتے تھے جس طرح میں پورا کرتا ہوں۔وہ یہ اعمال و اشغال پورے کرتے ہوئے جب ان کی مسافرت ختم ہوئی تو یہاں سے چلے گئے۔ اور پیچھے نظر ڈالتا ہوں تو یہی صور ت حال دادا کی، دادی کی ، نانا کی، نانی کی بھی سامنے آتی ہے کہ وہ بھی اس دنیا میں آئے دنیا کے اعمال و وظائف پورے کئے۔ اور جب مسافرت ختم ہوئی تو یہاں سے چلے گئے۔ ایک وقت تھا کہ میرے باپ ، باپ تھے۔ دادا بنے۔ پردادا بنے۔ اب یہ دوسرا وقت ہے کہ ان کا بیٹا دادا بن گیا ہے۔ اگر عمر نے وفا کی پر دادا بن جائے گا۔ اور جب مسافرت ختم ہوجائے گی تو اپنے باپ کی طرح اپنے دادا کی طرح اس کا سفر بھی ختم ہوجائے گا۔ اور جب سفر ختم ہوجائے گا تو اس طرح غائب ہوجائے گاتلاش بسیار کے بعد بھی کہیں اتہ پتہ نہیں چلے گا۔ یہ دنیا کا نظام ہے۔ اس دنیا کے نظام میں ، مسافرت میں ، جو

مسافرت اچھے کام کرتا ہے، جو مسافر اللہ کی مشیت سے آشنا ہوجاتا ہے۔ جو
مسافر رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر کو اپنا لیتا ہے لوگ اسے یاد کرتے ہیں۔اس کی
تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس دنیا کی مسافرت میں صرف اسٹیشن
ہی تبدیل کرتے رہتے ہیں ۔ ایک ریل گاڑی سے اتر کر دوسری ریل گاڑی میں بیٹھ
جاتے ہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچ جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا
کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ انہیں یہاں غبار راہ کی طرح ہر آدمی بھول جاتا ہے۔ یہ
بزرگوں کے جو اعراس ہیں۔عرس کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں ۔ یہ دراصل ان
کی مسافرت کی زندگی میں ان کے اعمال صالحہ کا نتیجہ ہے۔ اعمال صالح سے
مراد یہ ہے کہ اللہ نے اور اللہ کے رسول نے جن اعمال کو اعمال صالحہ کہا ہے
وہ اس سے واقف بھی ہوجاتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی بھی گزارتے
ہیں۔ اللہ اور اللہ کے نبی رسول، ایک لاکھ چوبیس ہزار ان کی تعداد بیان کی
جاتی ہے ۔ اگر ان کی تعلیمات پر غور کیا جائے تو صرف اور صرف ایک بات نظر
آتی ہے اور ایک ہی بات حاصل ہے ان کے تمام علوم کاان کی تمام تدبیروں کا وہ
یہ کہ اللہ واحدہ لاشریک ایک ہے۔ اس اللہ واحدہ لاشریک نے مخلوق کو اس لئے
تخلیق کیا ہے کہ مخلوق اسے جان لے ، پہچان لے اور مخلوق کا خالق سے رابطہ
قائم ہوجائے۔ اس کے علاوہ انسان کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ نماز، روزہ، حج،
زکوٰۃ، جہاد، ان تمام کا حاصل یہ ہے کہ بندہ اللہ سے قریب ہوجاتا ہے۔ بندے کو
اللہ کا تعارف حاصل ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ دنیا اور یہ ساری
کائنات اور ساری مخلوق ہم نے اس لئے تخلیق کی ہے تاکہ لوگ ہمیں پہچانیں۔
لیکن ہماری جو موجودہ زندگی ہے ، ہماری جو موجودہ مسافرت ہے ، اس
مسافرت میں ، اللہ کا اللہ کے رسول کا زبانی تذکرہ تو بہت ہے لیکن قلبی
تذکرہ اگر ملتا ہے تو ان اولیاء اللہ میں ملتا ہے۔ خواجہ غریب نواز، خواجہ نظام
الدین اولیائ، بابافرید، داتا صاحب ، شاہ لطیف بھٹائی صاحب۔ آپ کے قلندر
صاحب ، شہباز قلندرصاحب، قلندربابا ، نانا تاج الدین ۔ لیکن جب ہم ان کی
زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں ۔ ان کی زندگی پر سوالات کرتے ہیں۔ ان کی زندگی
پر ڈسکشن کرتے ہیں اس وقت ہم یہ بھول جاتے ہیںکہ ہم ان لوگوں کا جب
تذکرہ کرتے ہیں کیا ان لوگوں کی طرز فکر ہمارے اندرموجود ہے؟ اور جب ہم
غور کرتے ہیں تو ہمیں بڑی ہی مایوسی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے ان کی کرامات
بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔لیکن ہم کبھی یہ نہیں سوچتے کہ اس بندے کے
اندر کرامات کا ظہور کس طرح ہوا؟ اگر یہ بندہ اللہ سے قریب نہ ہوتے تو ان
سے کرامات کا ظہور نہ ہوتا۔اگر کرامات کا ظہور قرب خداوندی کے بغیر
ہوسکتا ہے تو ہر عام و خاص سے کرامات ظاہر ہوتیں۔تقریبات میں منقبت
پڑھی جاتی ہیں۔منقبت میں ان کی تعریفیں بیان کی جاتی ہیں۔ کرامات کا
اظہار ہوتا ہے۔ نعت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نعت شریف میں رسول اللہ ﷺ کی
صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے اخلاق کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ان کی غیب بین
صلاحیتوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ معراج کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اللہ سے قربت کا تذکرہ

ہوتا ہے۔ گھنٹوں ہم تقریریں سنتے ہیں۔گھنٹوں نعتیں سنتے ہیں۔بلاشبہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ لیکن اگر اس سعادت کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر یہ جذبہ بھی پیدا ہوجائے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک کی صورت میں جو علم غیب اپنی امت کو منتقل کردیا ہے۔ اس علم غیب کو علم الٰہی کو ، اس علم کو جو اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ ہمیں سیکھنا چاہئے۔ تب کیا ہوگا؟ تب ہماری محنت کامیاب ہوگی۔ ہمیں فائدہ ہوگا۔ سعادت اپنی جگہ ہے۔ برکت اپنی جگہ ہے۔ ایک آدمی دعا کرتا ہے۔ گھر میں برکت ہوجاتی ہے۔ بلاشبہ برکت گھر میں ہوگئی لیکن گھر کا ہر فرد وہی دعا کرکے خود حاصل کرلیتا ہے۔ یہ بات الگ ہوجاتی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہم تقاریب منعقد کرتے ہیںاللہ تعالیٰ کا انعام اور فضل حاصل کرنے کے لئے ہم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیںکہ نام پڑے اللہ کے رسول کے نام پڑے تو پچاس فیصدی کام تو ہم نے ویسے ہی کرلیا۔

concentration

ہمیں حاصل ہوگیا۔وقت ہم نے لگادیا۔ اللہ کے لئے گھر بار ہم نے چھوڑ دئے۔ نیند جیسی آسائش ہم نے ترک کردی۔اگر اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر یہ ولولہ اور جوش بھی پیدا ہوجائے کہ اس مجلس کے بعد ہم یہ طے کرکے اٹھیں کہ ہمیں اپنی زندگی میں صرف وہ کام کرنے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کئے ہیں۔ اور وہ کام ہر گز نہیں کرنا جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا ۔ کایا پلٹ ہوجائے گی۔ ...... تو ان تکلیفوں کا، ان پریشانیوں کا ، ان اذیتوں کا تذکرہ کرتے ہیںجو رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو پھیلانے کے لئے برداشت کیں ، جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو معزز بنانے کے لئے برداشت کیں۔ لیکن جب عمل کاوقت آتا ہے۔ تو ہم وہ سب بھول جاتے ہیں۔ میری یہ باتیں ضرور آپ کو تلخ لگیں گی لیکن میں بھی آپ کے ساتھ شامل ہوں ۔ اگر ہم اپنے گریبان میں جھانکیں تھوڑا سا غور کریں تو ہمیں ایک ہی جواب ملے گا۔ کہ جو کچھ ہم زبان سے کہتے ہیں وہ الگ عمل ہے۔ اور جو کچھ ہم دل سے کرتے ہیں وہ الگ عمل ہے۔ ابھی تذکرہ ہورہا تھا مراقبہ ہال میں کوئی صاحب تشریف لائے تھے کہ یہ جو آدمی کا اسٹرکچر ہے ، باڈ ی ہے ،ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے ۔ میڈیکل سائنس نے تمام ہڈیوں کے اعضاء بنا لئے ہیں۔ہاتھ کی ہڈی بنالی۔ گردن کے مہرے بنالئے۔ کمر کے مہرے بنالئے ہیں۔ پنڈلی کی ہڈی بنالی ہے۔ جتنے اعضاء جسم انسانی میں ہڈیاں کام کرتی ہیں ، وہ ہڈیوں کی بجائے انہوں نے پلاسٹک سے ، کچھ ایک مخصوص دھات ہے۔ اس سے وہ انہوں نے بنالئے۔ وہ ساری چیزیں اگر آپ خریدیںجو میں نے حساب لگایا ہوا ہے۔ اور جو میں نے اس کی لسٹ لی ہے۔ وہ اس زمانے میں دو کروڑ روپے میں دستیاب ہوتی ہیں۔ یہ اگر انسان کی سارا جو اسٹرکچر ہے۔ اس کا خدانخواستہ ہاتھ ٹوٹ جائے تو آپ ہاتھ کی ہڈی خرید لیں۔ریڑھ کی ہڈی کے مہرے اوپر نیچے ہوجائیں ، مہرے نکال کے پلاسٹک کے لگالیں۔ پسلیاں ٹوٹ جائیں پسلیاں پلاسٹک

کی لگالیں۔ یہ صرف ہڈیوں کا ذکر ہے۔ ان ہڈیوں کی مالیت دو کروڑ روپے بنتی
ہے۔ اب اس کے بعد گردے آگئے۔ اب گردے کا ٹرانسپلانٹ کرائیں باہر تین چار لاکھ
روپے لگ جاتے ہیں۔ پھیپھڑے تبدیل کرائیں تو کاٹ کے کچھ کرتے ہیں۔ دل کا
آپریشن کرائیں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے جو میں نے حساب لگایا ہے آپریشن پر خرچ
ہوتے ہیں۔ اگر ساری چیزوں کا آپریشن کرایا جائے۔ آپریشن کرانے کے بعد بھی
اعضاء آپ کے اس طرح کام نہیں کرتے جس طرح آپ قدرتی اعضاء سے کام لیتے
ہیں۔ آپ کو احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنا ہوگی۔ آپ کو دوائیاں بھی کھانی
ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ۔تو اس طرح آپ تقریباً ساڑھے تین کروڑ روپے کی ایک
مشینری ہیں اللہ تعالیٰ کی۔ہر روز ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے ساڑھے تین کروڑ روپے
خرچ کررہا ہے۔ لیکن یہ ساڑھے تین کروڑ روپے روز کی مشینری کا استعمال بغیر
کرائے کے ۔ اس بندے نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ اس نے ساڑھے تین کروڑ روپے جو
اللہ کے اپنے اوپر خرچ کرلئے لیکن چوبیس گھنٹے میں دو دفعہ اللہ کا شکر ادا
نہیں کیا۔ یہ کون سا عمل ہے؟ یہ عمل یہی بات ہے کہ ہم صرف زبانی بہت
کچھ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... قولوا اسلمنا ... ولما یدخل الایمان فی
قلوبکم ... کہ لوگ کہتے ہیں مسلمان ہیں ، ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مسلمان
ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ... ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ...لیکن ابھی دل
میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے مسلمان ہونا الگ بات ہے ۔مومن
ہونا الگ بات ہے۔ ہم لوگ کلمہ طیبہ پڑھ کے مسلمان تو ہیں لیکن جب تک
ہمارے دل میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا نقش منتقل نہیں ہوتا ہم ایمان
کے دائرے میں داخل نہیں ہوتے۔ مسلمان ہونا بڑی عزت کی بات ہے۔ مشرک
سے نکل آیا، شرک سے نکل آیا، موحد ہوگیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق
اسلام قبول کرنا الگ بات ہے ۔ مومن ہونا الگ بات ہے۔ قولوا اسلمنا ... یہ کہتے
ہیں ہم مسلمان ہیں ... ولما یدخل الایمان ... ابھی ایمان داخل نہیں ہوا ...فی
قلوبکم ...تمہارے دلومیں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا۔ مسلمان ہونے کے بعد
ایمان کا داخلہ اس بنیاد پر ہے کہ اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی ہو۔
خالی اقرار باللسان سے ایمان داخل نہیں ہوتا۔ اقرارباللسان و تصدیق بالقلب۔
تصدیق بالقلب سے کیا مراد ہے؟ کہ آپ کا دل آپ کا قلب اللہ تعالیٰ کی مشیت
کو، اللہ تعالیٰ کی حکمت کو ، اللہ تعالیٰ کی صفات کو، رسول اللہ ﷺ کی
تعلیمات کا مشاہدہ کرلے۔دیکھ لے۔ الم ... قرآن شریف کی پہلی سورت ہے ...
الم ... ذالک الکتاب... یہ کتاب ہےذالک الکتاب... یہ کتاب ہے لاریب فیہ ... یہ کتاب
ایسی کتاب ہے کہ جس میں کسی شک اور شبہے کی گنجائش نہیں ہے۔ سیدھی
سی بات ہے اگر کسی انسان کے دل میں شک اور شبہہ ہوگا وہ اس کتاب کو
کیسے سمجھے گا جس میں شک و شبہہ نہیں ہے۔ یہ کتاب ... لاریب ... نہیں
شک فیہ ... اس میں۔ هدی للمتقین ... یہ کتاب ان لوگوں کو ہدایت بخشتی ہے
جو متقی ہیں۔ هدی للمشرکین نہیں فرمایااللہ نےهدی للفاسقین نہیںکہا۔ هدی
للمسلمین بھی نہیں کہا۔ هدی للمتقین ...کہ اس کتاب سے اگر کوئی قوم، کوئی

فرد ، کوئی نوع فائدہ اٹھاسکتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے متقی ہو۔ الذین
... وہ کون لوگ ہیں جو متقی ہیں؟ ھدی للمتقین ...یہ کتاب ان لوگوں کو
ہدایت دیتی ہے جو متقی ہیں۔ الذین ... وہ کون لوگ ہیں؟ یؤمنون بالغیب ...
جو غیب پر یقین رکھتے ہیں۔ ایمان لاتے ہیں۔ ایمان معنی یقین۔ دنیا کی کسی
لغت کو آپ دیکھ لیں ، دنیا کے کسی معاملے کو آپ پرکھ لیں ، بغیر مشاہدے کے
بغیر دیکھے یقین کی تکمیل نہیں ہوتی۔ آپ عدالت میں جائیں ، جج صاحب کے
سامنے کھڑے ہوجائیں ، گواہی دیں کہ صاحب میرے فلاں بزرگ ہیں ، انہوں نے
اس کو قتل کرتے دیکھا، انہوں نے مجھے بتایا اس کا قتل کردیا۔ عدالت پوچھے گی
یہ بتاؤ بزرگ کی بات تو الگ ہے تم نے دیکھا؟ انہوں نے صاحب میں نے تو نہیں
دیکھا لیکن مجھے ان پر اعتماد ہے وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ تو عدالت کیا کہے
گی آپ سے؟ یہی کہے گی انہیں بھیج دو تم جاؤ۔ تمہاری تو گواہی غیر معتبر ہے
اس لئے کہ تم نے دیکھا نہیں ہے۔ ھدی للمتقین ... یہ کتاب ان لوگوں کو ہدایت
بخشتی ہے جو متقی ہیں۔ اور متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر یقین رکھتے ہیں۔
یعنی غیب ان کے مشاہدے میں ہوتا ہے۔ غیب مشاہدے میں ہوتا ہے۔ اب کہیں
کہ ہم غیب دیکھتے ہی نہیں۔ غیب کیسے مشاہدے میں ہوگا۔ آپ تو وائرس کو
بھی نہیں دیکھتے۔ بیکٹیریا کو بھی نہیں دیکھتے۔ بخار بھی آپ کو نظر نہیں آتا۔
پیٹ میں رسولی ہوجائے وہ بھی نظر نہیں آتی۔ لیکن جب آپ تدبیر کرتے ہیں
اس چیز کو دیکھنے کی تو آپ دیکھ لیتے ہیں۔بیکٹیریا بھی دیکھ لیتے ہیں۔ وائرس
بھی دیکھ لیتے ہیں۔ پیٹ میں الٹرا ساؤنڈ سے رسولی بھی دیکھ لیتے ہیں۔ دوربین
سے وہ چیزیں بھی دیکھ لیتے ہیں جو آپ کی عام آنکھوں سے نظر نہیںآتی۔
خوردبین سے وہ چیزیں دیکھ لیتے ہیں جو دور بین سے نظر نہیں آتیں۔یہ جتنے
اولیاء اللہ گزرے ہیںان کے پاس انبیاء کی سیرت ہے ، ان کے پاس انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کے علوم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور دوسرے انبیاء کرام
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی لے کر حضرت جبرئیل تشریف لاتے ہیں۔سب
کو پتہ ہے۔جبرئیل حاضر ہیں غیب ہیں؟ کیوں بھئی؟ ہیںجی؟ کیا ہیں؟ غیب ہیں
ناں نظر نہیں آتے؟ لیکن جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے
جدوجہدکی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جدوجہد کو قبول فرمایا جبرئیل سامنے
آگئے۔ رسول اللہ ﷺ غار حرا میں تشریف لے گئے۔ اللہ کی آیات اور اللہ کی
نشانیوں پر غور و فکر کیا۔ اس غور و فکر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت
جبرئیل کو بھیج دیا۔ اور قرآن جیسی کتاب نازل ہوگئی۔تو یہ کہنا کہ انسان غیب
کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہ قرآنی تعلیمات سے انحراف ہے۔انسان تو غیب کے علاوہ
کچھ ہے ہی نہیں بھائی۔ آپ پیدا ہونے سے پہلے کہاں تھے؟جہاںبھی تھے، اسے آپ
غیب کہیں گے یا عالم ظاہر کہیں گے؟ آپ پیداہوگئے۔ آپ ایک سال کے ہوگئے۔
آپ کا ایک سال کہاں گیا؟ نظر آتا ہے؟ جب ایک سال کا بچہ ہوگیا وہ ایک سال
نظر آتا ہے؟ کہاں گیا؟ اب چلتے چلتے اب ہم تیس سال کے ہوگئے، پچاس سال
کے ہوگئے۔ ہمارے پچاس سال کہاں گئے؟ اب ہم بوڑھے ہوگئے۔بوڑھے ہوکے

مرگئے۔ہم کہاں گئے؟ کہاں گئے؟ بھئی بولو نہ ... سمجھ میں نہیں آرہی بات؟
غیب میں سے آئے تھے غیب میں چلے گئے۔ یہی ہوا ناں؟ تو انسان کا کیا مطلب
ہوا؟ ہر چیز پردے میں۔ دل آپ کا پردے میں۔ دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے۔
آدمی مرجاتا ہے۔لیکن دل نظر نہیں آتا۔ ڈی ہائیڈریشن ہوجائے آدمی سوکھ کے
مرجاتا ہے۔ لیکن خون نظر نہیں آتا۔ کہاں آپ کھاتے ہیںبالکل نظر نہیں آتا کس
طرح ہضم ہوگیا۔ کس طرح اس کا خون بن گیا۔ آپ سوجاتے ہیں ۔ سونے کے
بعد ایسی غفلت کا پردہ پڑجاتا ہے کہ نہ آپ کے اپنے جسم کا پتہ ہوتا ہے نہ
ماحول کا پتہ ہوتا ہے۔ نہ کمرے کا پتہ ہوتا ہے، نہ گھر کا پتہ ہوتا ہے۔ نہ بچوں
کا پتہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم تمہیں روز ماردیتے ہیں۔ روز جلادیتے
ہیں روزپیدا کردیتے ہیں۔ ہر روز جو آپ دن بھر کام کرتے ہیں رات کو غیب میں
چلے جاتے ہیں۔صبح کو پھر آپ عالم ظاہر میں آجاتے ہیں۔ یعنی ہر انسان ہر
روز عالم غیب اور عالم ظاہر میں رد و بدل ہوتا ہے۔ تو انسان کا تو وجود ہی
غیب کے اوپر قائم ہے۔ اس میں کوئی فلسفیانہ بات نہیں ہے۔ لاجک کی بات
ہے۔ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات بھی یہی ہیں ۔ انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں فرشتے ہوتے ہیں۔ جنات ہوتے ہیں۔ عرش ہے،
کرسی ہے، بیت المعمورہے۔ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ سات آسمان ہیں۔ زمین ہے۔
زمین کے طبق ہیں۔ وہ عالم ہے جہاں پیدا ہونے سے پہلے روحیں رہتی ہیں ۔
وہ عالم ہے جہاںمرنے کے بعد آدمی جاکر رہتا ہے ۔ یہ سب کیا ہے بھئی؟ انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرز فکر پر چلنے والے لوگ جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا
ہے وہ بھی یہی درس دیتے ہیںکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا۔ اگر تمہیں دین اور
دنیا کی بھلائی مقصود ہے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ اللہ سے اپنا رابطہ قائم
کرلو۔ اللہ کا تعارف حاصل کرلو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن کو
مرتبہء احسان حاصل ہوتا ہے ۔ اور مرتبہء احسان کا مطلب یہ ہے کہ جب تم
نماز قائم کرو ، پڑھوتو اس کے دو درجے ہیں ۔ ایک درجہ یہ ہے کہ مجھے اللہ
دیکھ رہا ہے۔ اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔رسول اللہ
ﷺ کا یہ ارشاد اور مومن کی یہ شناخت ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ ہر
مومن اللہ کو دیکھ سکتا ہے۔ ہر مومن مرتبہء احسان حاصل کرسکتا ہے۔ اب
آپ آجائیے عالم ظاہر پہ۔ عالم ظاہر میں ہم سب یہاں بیٹھے ہیں عالم ظاہر
میںبیٹھے ہیں۔ ہاتھ پیر آنکھ ناک کان ایک جسم ہے ۔ مٹی کا بنا ہوا۔ مٹیریل کا
بنا ہوا۔ مادے کا بنا ہوا۔ ہڈیوں کے ڈھانچے پر گوشت پٹھے کا بنا ہو ا ایک جسم
ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ اس جسم میں حرکت ہے تو جسم ہے۔ جسم میں حرکت
نہیں تو جسم نہیں ہے۔ اس جسم کی حرکت کس طرح ہورہی ہے؟ بس
مختصر سی بات کرکے ختم کررہا ہوں۔ اس جسم کی حرکت کیسے ہورہی
ہے؟ یہ آپ سوچیں۔ سوچیں۔ کس طرح ہورہی ہے؟ بھئی آدمی چل رہا ہے۔
پھر رہا ہے۔ بیٹھ رہا ہے۔ کھارہا ہے۔ سورہا ہے۔ شادیاں کررہا ہے۔ بچے
ہورہے ہیں اس کے۔ کاروبار کررہا ہے۔ ملازمت کررہا ہے۔ بھاگ رہا ہے۔دوڑ

رہا ہے۔ پاخانہ پیشاب کررہا ہے۔ کب کررہا ہے؟ کب کررہا ہے؟ کیوں بھئی
سوچ کے بتاؤ؟ بھئی یہ جو ہم کررہے ہیں کب کررہے ہیں؟ ہیں جی؟ حاضر ہیں
تو کررہے ہیں۔ لیکن آپ کے اوپر حاضر ہونے میں بھی ایک وقت ایسا آتا ہے کہ
آپ کے ہاتھ پیر بھی ہیں، آپ کے ناک کان بھی ہیں۔ لیکن جسم حرکت نہیں
کرتا۔ جس کو آپ مردہ ہونا کہتے ہیں۔ جس کو آپ ڈیڈ باڈی کہتے ہیں۔ جس
کو آپ لاش کہتے ہیں۔ جس کو آپ موت کہتے ہیں۔ موت کے بعد جسم میں
کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ وقتی طور پر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ہاتھ بھی ہیں،
پیر بھی ہیں ، آنکھ، ناک کان بھی ہیں۔ ہر کچھ ہے۔ لیکن آدمی اب نہ چل سکتا
ہے نہ بول سکتا ہے۔ نہ سن سکتاہے۔ اور نہ کچھ کہہ سکتا ہے۔ نہ بیٹھ سکتا
ہے نہ کھڑا ہوسکتا ہے۔ڈیڈ باڈی ہے۔ کیوں ڈیڈ باڈی ہے؟کیوں ہے ڈیڈ باڈی؟اس
میں روح نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا آپ لوگ سمجھیں۔ اس کا مطلب یہ
ہوا کہ روح جب جسم کے اند رہے۔ تو باڈی میں حرکت ہے۔ روح اگر جسم کے
اندرنہیں ہے تو باڈی میں حرکت نہیں ہے۔ یا ہے؟ کوئی آدمی ایسی کوئی مثال
دے سکتا ہے کہ روح کے بغیر اس نے کوئی حرکت کی ہو؟ کسی آدمی نے روح کے
بغیر شادی کی ہے؟ کہ وہ جی ہمارا ایک مردہ ہے اس سے تمہاری شادی ہے
آجاؤ بارات میں۔کسی مردہ ماں نے کبھی بچے کو جنم دیا ہے؟ ہیں بھئی؟ کسی
مردے آدمی نے روٹی کھائی ہے؟ کسی مردے آدمی کے جب آپ نے کپڑے اتارے اس
کو ننگا کیا اس کو مزاحمت کی ہے؟ کسی مردے آدمی کو جب جاکے ہندوؤں نے
اس میں ڈال دیا ، جلا نے کے لئے، اس نے احتجاج کیا مجھے آگ میں کیوں جلا رہے
ہو؟ کسی مردے آدمی نے قبر میں جاتے ہوئے کوئی شور شرابہ کیا ہے؟ او بھائی
بچو تم کتنے احسان فراموش ہو میں نے تمہارے لئے اپنی عاقبت بھی خراب کرلی
تم مجھے گڈھے میں ڈال کے جارہے ہو کسی نے کہا؟ تو زندگی کی اصل کیا ہے؟
کیا ہے زندگی کی اصل؟ روح ہے۔ روح اگر ہے تو زندگی ہے ۔ روح اگر نہیں ہے
تو زندگی نہیں ہے۔ اور یہ قانون انسان کے ساتھ نہیں ہے ۔ ہر مخلوق کے ساتھ
ہے۔ مچھلی میں سے روح نکال لو ڈیڈ باڈی ہوگی۔ درخت میں سے روح نکال لو
سوکھ گیا۔ چڑیا میں سے روح نکال لو مر گئی۔ تو انسان کے جو ہاتھ پیر، آنکھ
ناک، کان ، دماغ ، حواس یہ کب کام کرتے ہیں؟ زور سے بولو بھئی ذرا مجھے ...
میں سمجھوں تو سہی آپ سمجھ رہے ہیں۔ جب تک روح ہے۔ اور روح نکل گئی
ہے جی؟ تو اب آپ ایک آدمی ہاتھ اٹھائے جو یہ کہے کہ میں روح کے بغیر حرکت
کرسکتا ہوں۔ اٹھائیں بھئی کوئی آدمی ہاتھ اٹھائے۔ ایک آدمی ہاتھ اٹھائے کہ
صاحب میں روح کے بغیر کھانا کھاسکتا ہوں۔میں روح کے بغیر سو سکتا ہوں ۔
میں روح کے بغیر پاخانہ پیشاب کرسکتا ہوں۔ میں روح کے بغیر شادی کرسکتا
ہوں۔ کوئی عورت کہے۔ میں روح کے بغیر بچے جن سکتی ہوں۔ایک مثال نہیں
ملتی۔ تین ارب سال کی تاریخ بتاتی ہے وہ تو اللہ کو پتہ ہے کتنے، سائنسداں ۔
تین ارب سال کی تاریخ میں ایک فرد واحد اس بات کا اعلان نہیں کرسکتا کہ وہ
روح کے بغیر بھی حرکت کرسکتا ہے۔ تو میرے عزیز دوستو، میرے بھائیو، ہماری

اصل کیا ہوئی؟ مادی جسم ہوا یا روح ہوئی؟ اب جب ہمارا مادی جسم تو کچھ
نہیں ہے روح کے تابع ہے ہماری اصل جو ہے روح ہے۔ ہم جب پیدا ہونے سے
پہلے جہاں بھی تھے وہاں کیا تھے؟ اور مرنے کے بعد جہاں ہم چلے جاتے ہیں وہاں
کیا ہوتے ہیں ۔ اس لئے جسم تو یا تو مٹی ہوجاتا ہے۔ یا جل جاتا ہے۔ یا چیل
کوے کھاجاتے ہیں۔ بھئی یہ جو پارسی لوگ ہیں یہ چیل کوؤں کو کھلادیتے ہیں۔
ہندو جلادیتے ہیں۔ اسلام میں چونکہ انسانیت کا بڑا احترام ہے اس لئے اسلام
میں انہوں نے قبر کا ایک طریقہ قائم کردیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قبر میں جو
مردہ آپ نے اتاردیا اس کی ہڈیاں بھی مٹی ہوجاتی ہیں۔ اس کا گوشت پوست
بھی مٹی ہوجاتا ہے۔ تو پھر قبر میں کیا چیز رہتی ہے؟ حضور پاک ﷺ کا ارشاد
ہے کہ جب تم قبرستان میں جاؤ ان سے کہو ... السلام علیکم یا اھل القبور ۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ لیکن تم نہیں
سنتے۔آپ نے سلام کس کو کیا؟ جواب کس نے دیا؟ آپ نے کیوں نہیں سنا؟ آپ
روح سے واقف نہیں ہیں۔آپ نے کبھی روح کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی
ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کن کہا سارے انسان بن گئے۔ ساری کائنات بن گئی۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے کہا الست بربکم ... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ روحوں نے کہا
... قالوا بلیٰ ... کہ جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب روحوں نے
کسی ہستی کی آواز سنی تو اقرار کیا ناں؟ الست بربکم ... روحوں نے آواز سنی
کون بولا؟ آواز آئی کہیں سے۔ تو ظاہر ہے جب آواز آئی اب میں یہاں بیٹھا ہوا
ہوں پیچھے سے کوئی مجھے آواز دے عظیمی صاحب میں فوراً مڑوں گا کس نے
آواز دی؟ کون ہے؟ اللہ نے کہا الست بربکم ...روحوں نے آواز سنی۔ساری روحیں
اس آواز کی طرف متوجہ ہوگئیں۔ جب روحیں آواز کی طرف متوجہ ہوئیں
وہاں دیکھا تو وہاں تو اللہ میاں بیٹھے ہوئے ہیں سامنے۔ جب اللہ کو روحوں نے
دیکھا برملا پکار اٹھی ... قالوا بلیٰ ... ہم اقرار کرتے ہیں آپ ہمارے رب ہیں۔
ہم اقرار کرتے ہیں آپ ہمارے رب ہیں۔ جس نے آواز دی۔ اب اللہ تعالیٰ قرآن
پاک میں فرماتے ہیں کہ تم ہماری سماعت سے سنتے ہو۔ یعنی تم گونگے بہرے
تھے تمہیں سماعت تو تمہارے اندر منتقل نہیں ہوئی تھی۔ جب ہم نے الست
بربکم کہا تو ہماری آواز تمہارے کانوں سے ٹکرائی۔ جب آواز کانوں سے ٹکرائی
تو تمہارے اندر قوت سماعت پیدا ہوئی۔تم ہماری سماعت سے سنتے ہو۔ تم
ہماری بصارت سے دیکھتے ہو۔ جب ہم نے آواز دی تمہارے اندر سماعت پیدا
ہوئی۔ سننے کے بعد تم آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔ اورتمہاری آنکھوں نے ہمیں
دیکھا۔ تم فوراً پکار اٹھے ... قالوا بلیٰ ... اس لئے تم ہماری بصارت سے دیکھتے
ہو۔ تم ہمارے فواد سے سوچتے ہو۔ جب تم نے آواز سنی ۔ ہماری طرف دیکھا
تو ہمیں پہچانا۔پہچاننے کے بعد ہی اقرار کیا ... قالوا بلیٰ کہا۔ قرآن کہتا ہے کہ
تم میری سماعت سے سنتے ہو۔ میری آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اللہ کی ۔ اور
میری سوچ سے سوچتے ہو۔ تو بھائی روحوں نے اللہ کی آواز بھی سن لی۔
روحوں نے اللہ کو دیکھ بھی لیا۔ روحوں نے اللہ کو محسوس بھی کرلیا۔ روحوں

نے قوت نطق سے اللہ کی ربوبیت کا اقرا ر بھی کرلیا۔ اب یوں کہیں گے کہ روح اللہ کو دیکھ چکی ہے۔ روح اللہ کی آواز سن چکی ہے۔ روح اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرچکی ہے۔ روح اللہ کو پہچان چکی ہے۔ ہم کیوں نہیں پہچانتے اللہ کو؟ ہم اس لئے اللہ کو نہیں پہچانتے کہ ہم اس مادی وجود کو سب کچھ سمجھ رہے ہیں۔ اپنی اصل کی طرف سے ہم نے آنکھیں موند لی ہیں۔ ہم جان بوجھ کر بے خبر ہورہے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہی تعلیمات ہیں۔اور ان کی تعلیمات یہ ہیں کہ روح اصل ہے انسان ہے۔ اب چونکہ نبوت ختم ہوچکی ہے ۔ نبوت ختم ہوچکی ہے۔ وہ نبوت ختم ہوچکی ہے نبی تو کوئی آئے گا نہیں۔ تو سلسلہ تو چلنا ہے اللہ کا۔ فلن تجد لسنة اللہ تبدیلا ...ولن تجد لسنة اللہ تحویلا ... اللہ کا جو نظام ہے اللہ کا جو سسٹم ہے اس میں نہ تبدل ہوتا ہے نہ تغیر ہوتا ہے ، تبدیل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی، اپنے دوست رسول اللہ ﷺ کے امتی اس دنیا میں بھیجے ہیں کہ اب نبی کی جو تعلیمات ہیں ان کو پھیلانا ہے۔ ان کو لوگوں تک پہنچانا تمہاری ذمہ داری ہے۔ اب جتنے اولیاء اللہ ہیں ان کی تعلیمات کا اگر آپ مطالعہ کریں گے ساری کی ساری قرآن کی تفسیر ہے۔ قرآن کے خلاف کوئی ولی کبھی بات کہتا ہی نہیں ہے۔ اور وہ ایک بات ہے۔ کہ اے انسان تیری اصل روح ہے۔ مادی وجودنہیں ہے۔ مادی وجود بڑھنے گھٹنے والی چیز ہے۔آج پیدا ہوا بڑھتا چلا جائے گا۔ جوانی تک بڑھے گا۔ جوانی کے بعد گھٹنا شروع ہوجائے گا۔ اور گھٹتے گھٹتے ایک دن قبر میں چلا جائے گا۔ حضرت نانا تاج الدین ناگپوری ، حضور قلندر بابا اولیا اور دوسرے تمام اولیائے عظام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ انسان اپنی اصل سے واقفیت حاصل کرلے۔ ان لوگوںکی تقریبات منعقد کرنا باعث ثواب ہے۔ باعث برکت ہے۔ باعث خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ ، خوشنودی کے ساتھ ساتھ ہم اس تعلیمات کا جوہر حاصل کرلیں اور انبیاء کی طرز فکر کے مطابق ، اولیاء اللہ کی تعلیمات کو قبول کرکے اپنی روح کا ادراک کریں ، کوشش کریں تو پھر یہ تقریبات ہمارے لئے یہاں بھی اچھی وہاں بھی اچھی۔ آخرت میں بھی اچھی ۔ برکت کے ساتھ ساتھ مزید اضافہ اس میں یہ ہوگا کہ ہمارے علم میں اضافہ ہوگا۔ اور جب کوئی بندہ اپنی روح سے واقف ہوجاتا ہے تو اس دنیا میں وہ کبھی ناخوش نہیں ہوتا۔ اور جب تک بندہ دنیا میں اپنی روح سے واقف نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ہی ناخوش رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اولیاء اللہ کی تعلیمات کا جو صحیح مقصد ہے اسے تلاش کریں اور اولیاء اللہ کی تعلیمات پر عمل کریں۔ اور وہ یہی ہے کہ آپ کا یہ جو فزیکل باڈی ہے یہ کچھ نہیں ہے۔ یہ ایک کھلونے کی طرح ہے۔ اس میں آپ چابی دیں گے چلے گا۔ چابی ختم ہوگی بیٹھ جائے گا۔ انسانی باڈی میں چابی روح ہے۔ چابی نکل جائے گی انسان مر جائے گا ۔ کھلونے میں وہ چابی روح ہے۔ وہ ختم ہوجائے گی کھلونے مر جائے گا۔ حضرت نانا تاج الدین ناگپوری ، حضور قلندربابا اولیاء کی اور تمام اولیاء اللہ کی یہی تعلیمات ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ... جس نے

اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ و ما علینا الا بلغ ... اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔

دعا...

بسم اللہ ...

گیارہ دفعہ درود شریف اور گیارہ دفعہ یا حی یا قیوم پڑھیں اس کے بعد ہم ایک دو منٹ کے لئے آنکھیں بند کرکے ارتکاز توجہ کریں گے اللہ کی طرف اس کے بعد دعا کریں گے۔

بسم اللہ ...

(درود شریف اور یا حی یا قیوم)

بسم اللہ ...

سب بہن بھائی کمر سیدھی کرکے بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کرکے یہ تصور کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔

(مراقبہ)

اعوذ باللہ ...

بسم اللہ ...

(تلاوت سورہ اخلاص تین بار)

بسم اللہ ...

(تلاوت سورہ فاتحہ ایک بار)

بسم اللہ ...

(تلاوت سورہ بقرہ پہلا رکوع)

(تلاوت قرآنی آیات)

ًان اللہ و ملایئکة یصلون علی النبی ... یا یھا الذین امنوا صلو علیہ وسلموا تسلیما

(درود ابراہیمی)

سبحن ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین ... والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ ...

یا اللہ اس محفل میں جو کچھ پڑھا گیا ہے ۔ قرآن پاک کی تلاوت، درود شریف ،
نعت شریف، ان سب کو قبول فرمالے یا اللہ! ہم یہاں تو آپ کے نام پر، آپ کے
دوستوں کے نام پر اکھٹے ہوئے ہیں یا اللہ ہماری حاضریوں کو قبول فرمالے یا اللہ
ہمیں اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت عطا فرمادے یا اللہ ! ہمیں ان کے
نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے یا اللہ ! ہمیں اولیاء اللہ کی طرز فکر
عطا فرمادےیا االلہ ! ہمیںاپنی شناخت اور اپنی پہچان کی توفیق عطا فرمادے یا
اللہ ! ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو معاف فرمادے۔ یا اللہ ! ہماری خطاؤں کو
معاف فرمادے۔ رب اغفر ورحمنا و انتا خیر الراحیمین ... رب اغفر ورحمنا و انتا
خیر الراحیمین ... رب اغفر ورحمنا و انتا خیر الراحیمین ۔ یا اللہ ! اس مجلس
کے منعقد کرنے میں جن لوگوں نے جس طرح بھی حصہ لیا ہے ان کی حاضریوں
کو قبول فرمالے یا اللہ ! ان کے گھروں میں برکتیں نازل فرمادے یا اللہ ! انہیں
رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمادے یا اللہ ! ہم سب کو روحانی صلاحیتیں
بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمادے یا اللہ ! جن لوگوں نے دعا کے لئے ہمیں پرچی
لکھی ہیں ، یا اللہ ! ان سب کی مرادیں پوری فرمادے۔ یا اللہ ! سب کی
پریشانیوں کو دور فرمادے۔ یا اللہ ! سب کی مصیبتوں کو ختم فرمادے۔ یا اللہ !
جو بیمار ہیں انہیںشفائے کلی عطا فرمادے یا اللہ ! جو بیروزگار ہیں انہیں روزگار
عطا فرمادے یا اللہ ! جو بے اولاد ہیں ان کو اولاد عطا فرمادےیا اللہ ! جن بچیوں
کی ابھی تک شادیاں نہیں ہوئیں ان کے لئے وسائل اور حالات پیدا فرمادے یا اللہ !
والدین کو ان کے فرائض سے سبکدوش فرمادے یا اللہ ! ہمیں اپنے حبیب محمد
رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادے
یا اللہ ! ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو معاف فرمادے۔ یا اللہ ! ہمارے چھوٹے بڑے
گناہوں کو معاف فرمادے۔ یا اللہ ! ہمارے دین بھی اچھے کر اور ہماری دنیا بھی
اچھی فرمادے یا اللہ !ہمارے اندر بھائی چارے، اخوت ، محبت عطا فرمادےیا اللہ !
یا اللہ !ہمیں ایک پلیٹ ہمیں غیبت سے بچالے یا اللہ ! ہمیںتفرقے بازی سے بچالے
فارم پر متحد ہوکر دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمادے یا اللہ ! ہم نے جو
کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب آقائے نامدار ، تاج دار مدینہ ، خاتم الانبیائ، محمد
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش فرمادے اس کے بعد صحابہ کرام ، اہل بیت
عظام ، صحابیات، تابعین، تبع تابعین، خلفائے راشدین ، ائمہ مجتہدین، تمام
بزرگان عظام ، اور اولیاء کرام کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعے
پہنچا دیجئے۔ یا اللہ ! ا ن سب بزرگوں کی برکت سے ہمارے اوپر اپنی رحمتیں
نازل فرمادے یا اللہ ! ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرمادے یا اللہ ! ہمارے اوپر اپنی
رحمت نازل فرمادے اللھم انت السلام و منک السلام ... حینا ربنا بالسلام ... وادخلنا
جنت دار السلام ... تبارکت ربنا وتعالیک یا ذاالجلال والاکرام ۔ رب اجلعنی مقیما
الصلوٰۃ ...ومن ذریتی ... ربنا و تقبل دعا ... ربنا وغفرلی و لوالدیا ... و للمؤمنین
... یوما یقوموالحساب ... ربنا ظلمنا انفسنا ان لم تغفرلنا و ترحمنا لن کوننا من
الخاسرین ۔ اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار۔ و

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ...برحمتہ یا ارحم الراحمین ۔ السلام علیکم اور تمام حضرات کو خدا حافظ۔